چھبّیس جنوری

سوال:- السلام علیکم، مولانا کیا حال ہے؟

جواب:- وعلیکم السلام، بھائی شکیل، اللہ کا کرم اور احسان ہے آپ بھی خیریت سے ہیں یا نہیں۔

سوال:- مولانا کیا بتاؤں سیاست میں خیریت کا نام ونشان ہے ہی نہیں، خیر، مولانا آج میرا کئی جگہ جانے کا اتفاق ہوا اکثر جگہ ۲۶ جنوری کا تقریبی پروگرام دیکھا تو جی چاہا کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر اس محبّ وطن عزیز ہندوستان کی تاریخ وتحریکِ انقلاب اور اس کے کارناموں نیز اس کی تہذیب وتمدّن اور ثقافتی کارناموں پر روشنی ڈالیں کیونکہ سیاسی لوگوں سے زیادہ معلومات مولوی کو ہی ہوتی ہے؟

جواب:- بھائی شکیل، آپ نے صحیح فرمایا، واقعی آج یومِ جمہوریہ ہے ہم لوگوں کا یہاں جمع ہونا بھی اس کی شہادت ہے یہ گلشنِ ہند جو صدیوں سے انگریزوں کا غلام رہا ہے انتھک کوششوں کے بعد اگست ۱۹۴۷ء کو افقِ ہند پر آزادی کا سورج طلوع ہوا تھا اور پھر حصولِ آزادی کے بعد ملک کے معماروں اس کے مخلص بہی خواہوں اور آئین کو ترتیب دینے والے روشن دماغ دانشوروں نے اس ملک کی گنگا جمنی دیرینہ

روایات کو برقرار رکھنے کیلئے اس کے سیکولر اور جمہوری نظام اور اس کے قواعد وضوابط کو اسی تاریخ یعنی ۲۶ جنوری میں تیار کیا تھا، ہمارا یہ ملک صدیوں سے تہذیب وتمدن اور مذہب کی آزادی کیلئے بین الاقوامی دنیا میں مشہور رہا ہے مگر آج چند سیاسی پارٹیوں کی وجہ سے فرقہ پرست طاقتیں اقتدار پر قابض ہوگئی ہیں اور وہ دستور میں دیئے گئے حقوق اور اس کے جمہوری سیکولر نظام کی دھجیاں اڑا کر ملک کے سیکولر بنیادی ڈھانچے کو برباد کر رہی ہے جس سے پورے ملک کا امن و امان رخصت ہو چکا ہے، یہ حالات بتا رہے ہیں کہ یہ وقت ملک کی سالمیّت اور ہندوستان کی خوبصورت رنگا رنگی تہذیب اور اس کے حُسن کو تباہ و برباد کردیگا۔

سوال:- مولوی صاحب، جوش میں آنے کی کیا بات ہے، میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ ہندوستان کی تاریخ وتحریک اور اس کی خدمات نیز اس کی بلندی پر روشنی ڈالیں گے، حالانکہ ہندوستان کی جمہوریت ابھی باقی ہے قانون وضابطہ اپنی جگہ صحیح ہے اور موجودہ حکومتِ ہند قوم وملت کیلئے جو کام کر رہی ہے وہ قابلِ داد اور تحسین ہے لیکن آپ کا اشارہ اس کے برعکس ہے آپ قانون کے دائرے میں آکر بات کیجئے؟

جواب:- جناب شکیل صاحب، آپ سیاسی پارٹی کے ایک اہم رکن ہونے کی حیثیت سے اچھی طرح جانتے ہیں اور میں ملک عزیز ہندوستان کے ایک شہری اور سپوت ہونے کی حیثیت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ ملک کی آزادی میں اور اس محب وطن عزیز ہندوستان کی قسمت

جگانے میں مسلمانوں کا جتنا خون بہا ہے، دیگر پارٹیوں اور کسی قوم کا اتنا پسینہ بھی نہیں بہا ہے، کس قدر شرمناک یہ رویہ کہ جن کو ہم نے ملک کی آزادی اور ہندوستان کی سلطنت کو گلدستہ کی شکل میں عطا کی تھی آج یہ ملک کے نمک خور انگریزوں کے دلال فرقہ پرست جماعتوں کے رہنماء ملک کے اقتدار پر بیٹھے تعصب اور غیر جانبداری کے شکار ہوکر ملک کے سیکولرزم اور جمہوریت کو مٹا دینے میں مصروف ہیں اور یاد رکھو یہ مسئلہ صرف مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے نظام اور ڈھانچے کا ہے، اب فیصلہ کرنا ہوگا کہ ملک گاندھی جی اور ملک کے آئین کو ترتیب دینے والے روشن دماغ دانشوروں کے راستہ پر چلے گا۔ یا آر، ایس، ایس، کی فرقہ پرستی اور دہشت گردی پر

پہلے یہ طئے کرو کہ وفادار کون ہے
پھر وقت خود بتائے گا غدار کون ہے

سوال:- مولوی صاحب، آپ کیسے اشتعال انگیز اور قوم کو گرما دینے والے بیانات دیتے ہو سنئے، یہ ملک ہندوستان آئینی اعتبار سے جمہوریت اور سیکولرزم کا پابند ہے اور ہر سیاسی پارٹیاں یہاں تک کہ بھارتیہ جنتا پارٹی بھی جمہوریت اور سیکولرزم کے نعروں کے ساتھ کرسئ اقتدار تک پہنچی ہے اور آر، ایس، ایس، ہماری ایک حساس اور فعال تنظیم ہے، جو حکومتِ ہند کا شانہ بشانہ ساتھ دیتی ہے؟

جواب:- میں تو آپ کو بڑا سمجھدار تصور کرتا تھا جبکہ ہر محبِ وطن ہندوستانی جانتا ہے کہ بی، جے، پی، آر، ایس، ایس، کا سیاسی بازو

ہے، منزل دونوں کی ایک ہندو راشٹر کا قیام ہے اور آر، ایس، ایس، تو
ایک ایسی فسطائی اور دہشت گرد تنظیم ہے جس کے ہاتھ گاندھی جی کے
خون سے آلودہ اور بابری مسجد کے انہدام میں ملوث ہیں گجرات کا
سانحۂ ارتحال بھی ان کی سوچی سمجھی سازش اور سیاست کا جزو ہے، یاد
رکھو یہ ملک کسی ایک مذہب یا کسی خاص نظریہ کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ
ملک سب کا ہے دستور نے سب کو حقوق برابر دئے ہیں مسلمانوں نے
ہندوستان کی آزادی کو دان کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اپنے بلیدان کی بنیاد
حاصل کی ہے اس لئے ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ، دستورِ
ہند سے حاصل اپنے مذہبی اور تعلیمی حقوق کی حفاظت کیلئے قانون اور
دستور کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار
ہیں، ہم نے ملک وملت کیلئے پہلے بھی قربانی دی ہیں اور آئندہ بھی جب
ضرورت پڑے گی ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ ملک کیلئے وقف ہے،
آزادی کی لڑائی میں کل ہم تنہا کھڑے ہوئے تھے، اور آج آزادی کی
بقاء اور سیکولر کردار قانون وانصاف کے تحفظ کیلئے ہم میدان میں ہیں۔

سوال:- اچھا مولوی صاحب، فی الحال میرے پاس وقت نہیں
ہے ابھی اور پروگرام میں بھی جانا ہے اجازت دیجئے، پھر ملاقات
ہوگی۔ السلام علیکم۔

جواب:- اب کہاں دُم دبا کر بھاگتے ہو اگر حق بات سامنے آئی تو
دوسرے پروگرام یاد آگئے اگر ایسا ہی ہے تو جائیے۔ خدا حافظ۔ وعلیکم
السلام۔